دہلی اردو اخبار

نمبر 253 جلد 4

قیمت ماہواری دو روپیہ اور جو پیش گی دے تو گیارہ روپے ششماہی اور بیس روپے سالانہ

26/دسمبر 1841

[ص 1 کالم 1] احکام

ڈبلیو ایف طامسن صاحب علی گڑھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا۔ جے ایس ڈمرگو صاحب گورکھپور کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا، آر لی مورگن صاحب میرٹھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا مگر جب تک کہ حکمِ ثانی صادر نہ ہو بدایوں کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا۔ حکم ہذا کے رو سے صاحب موصوف کے حمیر پور میں مقرر ہونے کا حکم مورخہ 16 تاریخ ماہ حال کانپور ایچ اس ریون صاحب جب تک کہ حکم ثانی صادر نہ ہو میرٹھ کے جوائنٹ مجسٹریٹ ڈپٹی کلکٹر کا کام کرے گا۔ لفٹنٹ جیمس سلیمن صاحب انسدادِ ڈکیتی کے صاحب کمشنر کے اسسٹنٹ کو اضلاع مفصلہ ذیل میں جوائنٹ مجسٹریٹ کے عہدہ کا اختیار تفویض ہوا صاحب موصوف جو اختیار اس کو انسدادِ ڈکیتی کے صاحب کمشنر کے زیرِ حکم حاصل ہے اس کے سوا ہر ایک ضلع کے صاحب مجسٹریٹ کے زیرِ حکم اختیار مرقومہ بالا بھی رکھے گا۔ بریلی، مرادآباد، پیلی بھیت، شاہجہاں پور، بجنور، بدایوں سی ٹی لیباس صاحب حمیر پور کے ایکٹنگ مجسٹریٹ اور کلکٹر کو بمبئی جانے کو ماہِ جنوری کی پہلی تاریخ سے دو مہینے کی اور علاوہ اس کے اپنے ہی کام کے لیے ولایت جانے کو ایک سال کی رخصت عنایت ہوئی۔ آر ایم برڈ صاحب صاحبانِ صدر بورڈ کے ممبر کو کارِ سرکار سے استعفیٰ گزران نے کے واسطے کلکتہ جانے کے لیے تین مہینے کی رخصت مرحمت ہوئی۔ اے یو سی پلوڈن آگرہ کے کی پرمٹ کے کلکٹر کو جو رخصت 27 تاریخ ماہِ مارچ 1841 کے حکم نامے کی رو سے مرحمت ہوئی تھی اس پر بذریعہ چھٹی ڈاکٹر 4/تاریخ ستمبر 1842 تک اور بھی عنایت ہوئی ڈبلیو ایچ بین سن صاحب مرادآباد کے جج ہوئے اور مسٹر آرنیو صاحب اعظم گڑھ کے جج مقرر ہوئے، ایچ بی بیرنگ ٹن صاحب اعظم گڑھ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر ہوئے مگر جونپور کے جج کا کام کرتے رہیں گے، ایس ج اسمتھ صاحب گوڑگانوہ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کے عہدہ پر مقرر ہوا۔ عہدہ ہائے مذکورہ بالا کا تقرر اس جہاز کی روانگی کی تاریخ سے جس پر ڈبلیو پی اوکڈن صاحب ولایت جانے کے لیے سوار ہوں گے آغاز ہوگا۔ سی ٹی جیکسن صاحب اعظم گڑھ کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا ڈبلیو ایس ڈونی تھرون صاحب فتح پور کے مجسٹریٹ اور کلکٹر کا کام کرے گا۔ جیمس لین

صاحب بندیل کھنڈ کے ایڈیشنل سیشن جج کا کام کرے گا۔

کتب قوانین زبان اردو میں انگریزی معتبر کتابوں سے ترجمہ کی ہوئیں ہندوستانی مدرسین مدرسہ دہلی کی اور بہت احتیاط سے درست کی گئیں۔

	قیمت واسطے خریداروں کے جو پیش از تیار ہونے کے خریدیں	جو بعد تیار ہونے کے خریدیں
مکناٹن صاحب کے	3روپے	4روپے
اصول دھرم شاستر		
[ص 1 کالم 2] ایضاً ایضاً آئین محمدی ہے	3روپے	4روپے
اردو ترجمہ سراجی کا سید محمد کا کیا ہوا ہے	3روپے	4روپے
اسکپ وڈ صاحب کا اسسٹنٹ مجسٹریٹ گائڈ	4روپے	5روپے
پرنسپ صاحب کا خلاصہ قوانینِ دیوانی مع ان قوانین		
دیوانی کے جو حال میں جاری ہوئے ہیں جولائی 1841 تک	7روپے	9روپے

جس شخص کو خریدنا ان کتابوں کا مرکوز ہو پنڈت رام کشن کو جو مدرسہ دہلی میں ہیں لکھ بھیجے۔

پولیس

خدا خیر پیش کرے ان دنوں میں عجب طرح کی بدمعاشیاں شہر میں ہوتی ہیں بقول اہلِ ہند کو چراغ تلے اندھیرا۔ بھوجلا پہاڑی کے پولیس کے پاس دن دہاڑے صراف کی دوکان میں سے تھیلی زیور کی ایک بدمعاش ڈھپہ مار کر لے جا ہر چند وہ پکڑا گیا لیکن لوگوں کو بہت خوف ہے کہ جب پولیس کے پاس دن کو یہ جرأت چوری بلکہ سرزوری کی ہوتی ہے تو رات کو غریب رعایا کا خدا حافظ۔ ان تھانہ دار صاحب کی زیارت کیا چاہیے جن کا یہ رعب اور بندوبست ہے وہ رات کو انتظام چوری کا خوب کرتے ہوں گے۔ جیسا بدمعاشی کا شہر میں ان دنوں زور شور ہے کم سنا گیا بہت مشہور ہے کہ خاص بازار اس شہر میں بڑا بازار ہے وہاں عین وقت آمد و رفت لوگوں میں دن کے وقت دوکان میں سے صراف کی روپیہ چھینا جاوے تو اور گلی کوچہ کا کیا خیال کیا جاوے کچھ عجب نہیں کہ یہ شہر تلاوڑی سے فوقیت لے جاوے۔ اہل کارانِ پولیس اگر خود پاک صاف ہوں تو ایسی جرأت بدمعاش نہ کریں۔

دہلی

پندرہویں 15 تاریخ اس مہینے کی ایک رسالہ ساتویں رجمنٹ سواروں کا اور ایک کمپنی لائٹ پیادوں کی بسر کردگی کپتان جے ہنٹ صاحب رجمنٹ لائٹ پیادوں کے خزانہ دو لاکھ چالیس ہزار روپے کا لے کر میرٹھ سے یہاں

پہنچے اور اسی دن کپتان پامر صاحب مع ایک کمپنی رجمنٹ 48 کے علی گڑھ سے چھ لاکھ روپے لے کر داخل ہوئے۔ 17 تاریخ پانچ لاکھ اسّی ہزار روپے بحراست کپتان فورلیس کے آگرہ سے آیا۔ سنا گیا کہ نویں تاریخ تین کمپنیاں تیسری رجمنٹ لائٹ پیادوں کی بسر کردگی کپتان پرل صاحب کے یہاں پہنچی واسطے لے جانے خزانہ کے طرف شمال مغربی اضلاع کے اور یوم سہ شنبہ کو بیس لاکھ ستر ہزار روپیہ بحراست کپتان موصوف کے یہاں سے فیروز پور کو روانہ ہوا۔ یومِ چہار شنبہ کو صاحب والا مناقب کمانڈر انچیف صاحب بہادر رونق افروزِ سوادِ دہلی ہوئے۔ برگیڈیر ہنٹر صاحب اور اور افسران برگٹ واسطے صاحب ممدوح کے محفلِ رقص ناچ گھر میں آراستہ کی اور خبر ہے کہ ساتویں رجمنٹ لائٹ کیولری اور کپتان لارنس صاحب کے توپخانہ اپنی کی موجودات اور قواعد کل صبح کے وقت ملاحظہ کی جاوے گی اور صاحبِ ممدوح سہ شنبہ کو یہاں سے کوچ کریں گے کہتے ہیں کہ صاحب ممدوح نے میگزین وغیرہ کو بھی ملاحظہ فرمایا۔

جلال آباد

[ص 2 کالم 1]

مقام مذکور سے چھٹیاں 30 نومبر اور تیسری دسمبر تک کی آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ غلزی اور قوم شنواری قریب تین ہزار آدمیوں کے تین میل کے فاصلہ پر سپاہِ انگریزی سے ایک مقام میں جمع ہوئے اور اکثر پرانے قلعوں پر قبضہ کیا اور چند آدمیوں کو آگے بھیج کر سپاہ انگریزی پر بارش تیر وتفنگ کروائی لیکن سپاہ منصورہ نے کچھ خیال نہ کیا اِس ارادہ سے کہ جب یہ ہیئت مجموعی میں آگے آدیں تو ان سب کو سزائے معقول دی جاوے اور جب کہ ایک طرف سے اس طرح لڑائی جاری تھی دوسری طرف سے غلہ اور آٹا وغیرہ ضروریات بے دغدغہ واسطے صرف سپاہ کے قلعہ میں آتا رہا اور راہیں مقام روبل اور علی باغان کی بھی جاری تھیں پہلی تاریخ ماہ حال کو دشمنوں کے پاس اور کمک بھی پہنچ گئی تب انھوں نے جمع ہو کر تین طرف سے شہر پر توپ وتفنگ سر کرنی شروع کی بجر د دیکھنے اِس حال کے آٹھ سو پیادہ اور دو سو سوار مع دو توپوں کے کابل دروازہ سے باہر نکل آئے خوب زد و خورد ہوئی۔ آخر کار سپاہ منصورہ نے انھیں اپنے آگے سے مانند ریوڑ بھیڑوں کے بھگا دیا حتیٰ کہ بعضے ان میں سے پریشان حواس ہو کر دریا میں گر پڑے سوارانِ انگریزی نے بھی سو آدمیوں کو ان میں سے تہ تیغ بے دریغ کیا بعد ازاں کپتان ایبٹ صاحب نے کنارہ پر دریا کے توپیں لگا کر گولہ مارے چنانچہ ان لوگوں میں سے جو کہ دریا میں کھڑے تھے اکثر تو مارے گئے اور اکثر راہِ پایاب گم کر کے ڈوب گئے پھر دشمنوں کے سواروں نے سپاہِ انگریزی کے عقب سے ان پر حملہ کیا لیکن فوراً ادھر سے پھر توپ سر ہونی شروع ہوئی اور ایک دو کے مرتے ہی وہ لوگ پھر بھاگ گئے اور تمام سپاہ عزیز خان کی متفرق اور پریشان ہوگئی اور شاہ نواز خانِ لوغان اور ایک اور سردار مع تین سو آدمیوں کے مارے گئے۔ القصہ اغلب ہے کہ اب پھر یہ لوگ کبھی نہیں سپاہِ انگریزی کو اذیت پہنچاویں گے۔ سپاہِ انگریزی میں چھ ہفتہ کا سامان خوراک وغیرہ کا موجود تھا چنانچہ تا پہنچنے مدد فیروز پور کے اس میں سے بہت باقی تھا۔ برگیڈیر وائلڈ صاحب کی سپاہ

ساتویں تاریخ ماہِ حال کو جھیلم میں پہنچی تھی لیکن راہ میں خیریت رہی۔

کوئٹہ

اس طرف کی چٹھی کے مضمون سے حال قندھار اور درہ بولان کا اس طرح واضح ہوتا ہے کہ سردار گدو خان جس نے کہ مہم کپتان ویمر صاحب میں بہت کارہائے نمایاں کیے تھے اور جس کی ذات سے بہت فائدہ صاحبان متعینہ افغانستان کو پہنچتا تھا وہ شخص درمیان راہِ قندھار اور قلات غلزی کے 45 آدمیوں سے مارا گیا۔ کہتے ہیں کہ یہ شخص واسطے پہنچانے چٹھیوں کے غزنیں سے طرف قلاتِ غلزی کے روانہ ہوا تھا۔ مخالف ایسی تلاش اور جستجو قاصدوں کی رکھتے ہیں کہ کوئی نامہ بر راہ سے بسلامت نہیں گزر سکتا آمد و رفت کابل اور غزنیں اور قندھار کی بند ہے لیکن صاحب چھٹی لکھتا ہے کہ برگٹ انگریزی قندھار سے آمدورفت غزنین کی [ص 2 کالم 2] جاری کی ہوگی کیونکہ 13 تاریخ نومبر کو وہ قلاتِ غلزی میں پہنچا اور ہر روز ایک منزل طے کرتا جاتا ہے باجود یہ کہ راہ میں بہت مشکلات پیش آتی ہیں علاوہ سختی موسم سرما اور برف کے۔ قندھار میں بالفعل امین ہے اگر درانیوں کی طرف سے خاطر جمع نہیں ہے اور کوئٹہ میں کاکڑوں کی طرف سے بھی اندیشہ ہے کیونکہ قول و فعل اور ایمان پر ان کے کچھ اعتبار نہیں کیا جاسکتا۔ میجر اوٹریم صاحب کی کوشش مافوق تعریف و توصیف کی جاتی ہے۔ نصیر خان کو صاحبانِ ذیشانِ یقین اپنا دوست تصور کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لڑکا ہونہار ہے آخرکار یہ شخص گورنمنٹ کا یار و مددگار ہوگا کیونکہ اس وقت میں بھی اس نے حتی المقدور ہیچ اعانت سپاہِ انگریزی کے قصور نہیں کیا۔ میجر لیچ صاحب برگٹ مذکور کے نے کرنیل مکارن صاحب کو واسطے فتح کرنے قلعہ اولان رباط کے بھیجنا چاہا تھا لیکن صاحب مذکور نے انکار کیا کہ میں کوچ میں سپاہ کے بدونِ حکم کے نہیں تاخیر کروں گا۔

کابل

کوئی خبر تازہ مقام مذکور الصدر سے نہیں آئی ہے لیکن 19 تاریخ ماہ گزشتہ تک کی خبریں جلال آباد میں پہنچی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مخالف دروں میں اب تک علم بغاوت بلند کررہے ہیں اور ان کے قلعوں اور دشوار گزار پناہوں اور گھاٹیوں سے نکالنے کے واسطے دس ہزار سپاہِ جرار بالضرور چاہیے۔ تب البتہ رستہ صاف ہوجاوے گا اور بعضے یہ کہتے ہیں کہ سر ولیم مکناٹن صاحب بہادر نے یہ ارادہ کیا ہے کہ واسطے مخالفوں کے بجائے ہتھیار کے زر صرف کرنا مناسب ہے۔ جنرل الفنسٹن صاحب اور سر ولیم مکناٹن صاحب چھاؤنی میں ہیں مگر برگیڈیر شلٹن صاحب اور بادشاہ بالا حصار میں ہیں۔

چین

اس طرف کے اخبار سے 24 تاریخ اکتوبر تک کا حال اس طرح پر معلوم ہوتا ہے کہ سپاہ انگریزی نے جزیرہ چوزان

اور ننگ پو فتح کیا ہے لیکن چونکہ جزیرۂ مذکورہ اول میں فرمانفرمائے چین نے بہت سی سپاہ رکھی تھی اس سبب وہاں چار دن تک جنگ سخت واقع ہوئی۔ اہلِ چین یہ بھی مشہور کرتے ہیں کہ چچا فغفور چین کا بصیغہ سفارت پلینی پوٹن شیئری یعنی مہتمم و مختارِ کل انگریزی مہمِ چین کے پاس بھیجا گیا ہے۔ واسطے درستیِ سوال و جواب اور فیصلہ نزاع کے ـــ واضح ہو کہ قریب جزیرہ چوزان کے بیڑہ جہازان گورنمنٹ کا ایک بادِ مخالف سے پریشان ہو گیا اور ایک کشتی دُخانی جس میں کہ مہتمم موصوف تھے گم ہو گئی لیکن ابھی اس خبر کے سچ ہونے میں شک معلوم ہوتا ہے ـــ تجارت بدستور اسی حالت میں ہے جیسے کہ تھی۔ قومِ منڈارن میں پھر دشمنانہ پیش آتی ہے آمد و رفت دریا کی متصل دریا کے بند کر دی ہے۔

کلکتہ

11 تاریخ اس مہینے کی کسی رشتہ دار نے خزانچی جنرل ٹریژری کے بڑی دغابازی کی۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ ان دنوں ایک روز شخصِ مذکور بازار میں گیا اور صرافوں کو اطلاع دی کہ گورنمنٹ پرانی مہریں بیچتی ہے سو چار پانچ ساہو کاروں نے [ص 3 کالم 1] ان کے خریدنے کا اقرار کیا اور ہمراہ شخص مذکور کے جنرل ٹریژری میں گئے اور ساڑھے تین لاکھ روپیہ کے بینک نوٹ اس کے حوالے کیے اس توقع میں کہ ان کے عوض ہمیں مہریں ملیں گی بعد بہت سے انتظار اور نہ جواب آنے مہروں کے انہوں نے بے قرار ہو کر لوگوں سے سبب آنے شخص مذکور کا پوچھا دریافت ہوا کہ وہ اپنے گھر چلا گیا وہ لوگ از بس اضطراب اس کے پیچھے واسطے تلاش کے دوڑے لیکن وہ روپوش ہو گیا تھا باوجود بہت سی تلاش کے دستیاب نہ ہوا۔ کہتے ہیں کہ انھیں ایام میں شخصِ مذکور نے معرفت صرافوں کی بہت نوٹ لیے لیکن یہ بہت تعجب ہے کہ اس قدر روپیہ جنرل ٹریژری میں سے نکلا اور کچھ حال اس کا نہ کھلا لیکن اِس صورت میں شک نہیں کہ سب ٹریژری کی جمع و خرچ میں بھی کمی ہوئی ہوگی۔

انگلستان

وہاں کے اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ لارڈ ایلن برا صاحب گورنر جنرل ہندوستان کے مقرر ہوئے اور خبر تھی کہ 15 تاریخ نومبر کو روانہ ہوں گے اور لارڈ فٹس ہربٹ عہدۂ گورنری مدارس پر مقرر ہوں گے ـــ لارڈ ایلن برا صاحب کے ہمرا کپتان ہربٹ نیڑی سکریٹری اور لفٹنٹ کول ول اور لفٹنٹ ڈرنڈ اانجینئرز بنگال کے ایڈی کیمپ اور ایک صاحب اور بورڈ آف کنٹرول مین سے بہ عہدۂ پرائی ویٹ سکریٹری مقرر ہوں گے اور لارڈ فٹس جرلڈ صاحب بجائے لارڈ ایلن برا صاحب کے پریسیڈنٹ بورڈ آف کنٹرول کے ہوں گے۔ ملکہ معظم فرمان فرمائی انگلستان نے ساتویں تاریخ اکتوبر کو حکم برخاستگی کا دیا ہو لغایت گیارہویں نومبر تک ـــ ٹاورِ لندن میں جو کہ بطورِ برج ایک عمارت عالی قدیمی ہے آگ لگ گئی ایک ضلع تمام جل گیا قریب تین لاکھ سلاح کے جو کہ اس میں چنے ہوئے تھے ضائع ہو گئے مگر اتنی خیر ہو گئی کہ جواہر خانہ ملکہ کا بچ گیا القصہ تمام ایک کروڑ روپیہ کا اسباب جل گیا۔ کہتے ہیں کہ یہ آگ کسی کاریگر کی بھٹی میں سے لگی تھی۔

اکثر خبریں متضمن کوچ سپاہ کے پریسی ڈنسی بمبئی سے سنی جاتی ہیں لیکن ابھی کوئی حکم نہیں ہوا ہے اکثر چٹھیاں کلکتہ سے وہاں گئی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان میں یہ تحقیق کیا گیا ہے کہ آیا بھیجنا سپاہ کا درصورتِ ضرورت کے افغانستان میں مناسب ہے یا نہیں چنانچہ سپاہ سندھ کی یہی ٹھہرائی گئی ہے اور کہتے ہیں کہ ایک ترپ توپخانہ اپنی کا اور رجمنٹ 22 پیادگان ملکہ کے پونا سے جاوے گی لیکن ابھی کچھ قطعی نہیں ٹھہرا ہے کچھ خوف سر ولیم مکناٹن اور ان کے ہمراہیوں کی طرف سے معلوم ہوتا ہے۔

اخبار سے واضح ہوتا ہے کہ بیچ درستی راہوں بمبئی اور آگرہ کے بہت ترقی ہوئی ہے اور توقع ہے کہ عنقریب اس راہ میں آمد و رفت جاری ہو جاوے گی اور اغلب ہے کہ گیرا گھاٹ مئو کا بھی آخر ماہِ جنوری تک کھل جاوے گا اور تین بنگلہ واسطے مقاموں کے بنائے جاویں گے۔

نگلین جوتھارام مصاحب، مختارِ سابق راج جے پور جو کہ بعلت خونِ راجہ کے قلعہ [ص 3 کالم 2] چنار گڑھ میں مقید تھا مر گیا۔

نویں رجمنٹ پیادگان ہندوستانی کو حکم ہے کہ بنارس سے طرف شمال مغربی اضلاع کے روانہ ہووے اور واضح ہوتا ہے کہ رجمنٹ 22 کو بھی حکم روانگی افغانستان کا پہنچا ہے۔

کرنیل پامر صاحب کمانڈنٹ اور پولیٹی کل ایجنٹ غزنین نے جنرل ناٹ صاحب کو لکھا ہے کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ تمام ملک مستعد پرخاش ہے۔ اخبارِ موسومہ ٹائمس سے واضح ہے کہ سر جمنڈ شیکسپیئر صاحب ساتھ عہدۂ رزیڈنسی ہرات کے سرافراز ہوئے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہوا ہے کہ سر جان مکنیل صاحب چوتھی اکتوبر کو تہران میں پہنچے اور دربار میں شاہِ ایران کے ان کی بہت تعظیم و تواضع عمل میں آئی۔ تین ہزار گھوڑے بلادِ بوشہر اور بصرہ وغیرہ سے واسطے روانگی بمبئی کے جہاز پر چڑھائے جانے کو ہیں۔

آگرہ اخبار سے واضح ہے کہ گورنمنٹ نے واسطے زیادہ رکھنے سپاہ کے ارادہ کیا ہے اگرچہ اس باب میں ان کی نارضامندی تھی اور بلحاظ مقدمہ شاہ شجاع الملک کے بھی کچھ تبدیلی ہونے کو ہے۔ پریسی ڈنسی مدراس سے اکثر رجمنٹوں کو حکم روانگی چین کا ہے واسطے کمک سرہف گف صاحب کے اور کچھ ہنڈیاں بھی انگلستان سے روانہ ہونے کو ہیں رجمنٹ 98 بھی بجائے جانے کے جزیرہ ماریشس کو طرف چین کے بھیجی جاوے گی اور لوازمہ ضروریات موافق خرچ دس ہزار آدمیوں کے کئی مہینہ کا جہازوں پر ارسال کیا جاوے گا۔

پلٹن سرمور کو حکم ہے کہ بفورِ صدورِ حکم بریلی کو روانہ ہو جاوے اور کرنیل نیگ صاحب کو جب کبھی ضرورت ہو تو ایک برگٹ اور منگوا سکتے ہیں۔ ظاہر ہوتا ہے کہ میجر جنرل سر روبرٹ آرتھ ناٹ صاحب کمانڈنٹ سپاہ میرٹھ یا تو بہ سرداری ایک سپاہ کے فیروز پور میں رہیں گے یا طرف شمال و مغرب کے بھیجے جاویں گے۔

اخبارِ کلکتہ سے حالِ مفصل اس روپیہ کا جو کہ بابو موتی لعل سیل نے اجلاس دھرم سبھا سوسائٹی میں دیا تھا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ بابوئے مذکور نے بیس ہزار روپیہ اجلاس سبھائے مذکور میں جمع کیا اور اس کے دیکھا دیکھی اور امیروں اور تونگروں نے بھی موافق اپنے مقدور اور توفیق کے ذخیرۂ مذکور میں اپنا روپیہ شامل کیا مطلب جمع کرنے اس ذخیرہ سے یہ ہے کہ اس کے سود سے ان ذی عزت ہندوستانیوں کو جو کہ بہ باعث مفلسی کے تباہ اور تکلیف میں ہیں فیض پہنچے اور یہ روپیہ ایک ذریعہ ہووے۔ واسطے جاری ہونے ان کے کاروبار کے اور رہائی دلوانے کے انہیں مفلسی سے مگر مطلب خاص یہی ہے کہ ان بڑے بڑے خاندانوں کو ہی اِس سے فائدہ ہو جو کہ کبھی دولت مند تھے اور اب انقلابِ زمانہ سے مفلس اور تباہ ہو گئے ہیں۔

دریافت ہوتا ہے کہ بہ باعث (کذا) صاحب پولیٹی کل ایجنٹ بھوپال کے انتظام تقرر عہدہ بطور مفصلہ ذیل ہوا ہے۔ کپتان ایچ ڈبلیوں ٹریولین صاحب پولیٹی کل ایجنٹ بھوپال میجر ایف ایچ سنیڈس صاحب پولیٹی کل ایجنٹ مہدپور کپتان ڈبلیو رڈل صاحب اسسٹنٹ رزیڈنٹ ناگپور کے، لفٹنٹ ڈبلیو ایف ایڈن صاحب اسسٹنٹ اوّل صاحب رزیڈنٹ اندور کے اور کوانٹ ڈبلیو ہلفر ڈ اسسٹنٹ دویم مقام مذکور کے۔۔۔ خبر ہے کہ چھٹی اور نویں رجمنٹیں پیادگان ہندوستانی کی طرف فیروز پور کے روانہ ہوں گی۔ رجمنٹ نویں 17 تاریخ کو اِس مہینے کی الہٰ آباد میں تھی اور اغلب ہے کہ آخر جنوری تک یہاں آ پہنچے گی کپتان باکترن صاحب کمسریٹ سندھ کو ہنگام بلوۂ کابل کے ان کے گماشتہ نے اپنے گھر میں چھپا لیا تھا اور اس طرح وہ مارے جانے سے بچ گئے تھے لیکن انجام کار یہ حال کھل گیا اور صاحب موصوف پکڑے گئے لیکن متمردوں نے اس شرط سے اقرار ان کی جان بچانے کا کیا کہ وہ ان تمام چٹھیوں کا ترجمہ کردیں جو کہ ان کے پاس تھیں سو اغلب ہے کہ صاحبِ موصوف کے حق میں وہی ترجمہ سم ہو جاوے گا کیونکہ ایک طالب علم مدرسہ انگریزی لدھیانہ کا بھی ان لوگوں کے پاس گرفتار ہے وہ لوگ اس سے بھی ترجمہ کروائیں گے اور چونکہ وہ طالب علم کم استعداد ہے تو بیشک دونوں کے ترجمہ میں اختلاف ہوگا اور انجام کو ان کی بدگمانی وبال جان صاحب موصوف کی ہوگی اِس نظر سے کہ اس نے ترجمہ مطابق چٹھیوں کے نہیں کیا۔

COPYRIGHT

واضح ہوتا ہے کہ کاروانِ انگریزی نویں تاریخ ماہِ حال کو کوہستان میں بہ امن و امان پہنچا اور دریائے جھیلم سے ساتویں تاریخ عبور کیا تھا صرف ایک دو اونٹ تلف ہو گئے پنجاب کے لوگ ان سے بہت خوش اخلاقی سے پیش آتے ہیں اور رسد وغیرہ ضروریات بہت افراط سے اور ارزاں بہم پہنچتی ہے آٹا فی روپیہ ایک من اور گیہوں دو من سے اڑھائی من تک نرخ رکھتا ہے علیٰ ہذا القیاس اور اجناس کی قیمت کا نرخ بھی تصور کیا چاہیے۔

کابل لاہور

اس طرف کے خطوط سے جو ایک ہمارے دوست کو آئے واضح ہے کہ مہاراج والیِ لاہور کی وفاداری اور مضبوطی بیچ

دوستی کے جیسا کہ چاہیے سرکار کمپنی سے ظہور میں آئی ہے۔ ہر چند ان کے اہلکار اور مشیر ریاست بہت مانع بھی آئے لیکن انھوں نے کچھ نہ مانی اور نہ مانتے ہیں۔ کابل کے لوگوں سے جو مصیبت یہاں کے لوگوں پر پڑی اور کوئی نجات پا کر بچ آیا تو ان سے والی لاہور کے علاقے میں امان پائی اگر والیِ لاہور دست گیری نہ کرتا تو زیادہ مشکل پڑتی اور قول اس کا یہی ہے کہ ایسے وقت میں جہاں تک مجھے بنے گا میں مدد اور خاطر داری میں کمی نہیں کرنے کا جس خدا نے مجھے ریاست دی ہے اگر اس کو میری ریاست رکھنی ہے تو کبھی میری ریاست کوئی نہیں کھو سکتا بُرے وقت میں کام آنا بہت بہتر ہے اور صاحبانِ انگریز بھی دوستی کے پختہ ہیں کیا ایسے وقت کو بھول جاویں گے۔ کہتے ہیں کہ بعضے صاحب لوگ جو اس طرف سے [ص 4 کالم 2] تباہ ہو کر آتے ہیں تو پشاور میں چین پاتے ہیں۔ اس دفعہ جتنی دقت اہلکارانِ سرکاری کو پیش آئی کسی وقت میں نہیں دیکھی لیکن یقین ہے کہ اب جو فوج سرکار پہنچے کیا قرار واقعی کابل والوں کا دم بند کرے گی اور اس وقت وہ دُم دبا کر چوہے کابل ڈھونڈتے پھریں گے اور جیسا کہ اس طرف کے زن و مرد سے پیش آئے ہیں اس کا وبال پیچھے سے انہیں معلوم ہوگا۔

خط ——— صاحب مہتمم دہلی اردو اخبار سلمہٗ

سنا گیا کہ بڑے صاحب سنیئر ممبر صدر بورڈ کے آگے جو کاغذ بندوبست پرگنہ جنوب و شمال خاص دہلی کا پیش کیا گیا تو 188 گاؤں پرگنہ جنوب اور پرگنہ شمال میں واسطے تخفیف کے ظاہر کیے گئے۔ کہتے ہیں کہ کل 31320 روپیہ کی تخفیف دونوں پرگنوں میں ہوئی ——— نام دیہات تحقیقی کا جو مفصل دیکھا گیا تو واضح ہوا کہ ہماری دانست میں بعضے دیہات میں تو فی الواقع تخفیف مناسب ہوئی لیکن بہ نظر اس تخفیف کے بعضے اور دیہات میں بھی تخفیف لازم تھی جو نہ ہوئی اور اکثر میں کمی محض زائد ہوئی ——— ہم بہت افسوس کرتے ہیں کہ وہ واقف کار سٹلمنٹ آفیسر جس کے آگے قانون گو بھی کان پکڑتے تھے ایسے وقت میں موجود نہ تھا جو کہ چاہیے تھا۔ ہم کو یاد ہے کہ 1825 سے اس افسر نے تین تشخیص راس ضلع کے ہر ایک گاؤں میں جا کر کیں تھیں اور نفس الامر میں یہ تشخیص جو کوشش اور جانکاہی سے اس افسر نے کی تھی دوسرے کو جب تک یہ واقفیت نہ حاصل ہو کیونکر کر سکتا ہے۔ اگر غور سے خیال کیا جاوے تو حقیقت میں تشخیصیں ایسی نہیں تھی جس میں تخفیف واجب تھی۔ صرف تخفیف دیہات کو ہی اور بارانی میں نظر بر فراخ حوصلگی سرکار اور رفاہِ رعایا البتہ مضایقہ نہیں رکھتی گو کہ بگھوڑی ان کی بھی ان کی حقیقت دیکھ کر تجویز کی تھی اور جو خیال عدمِ بارش کا کیا جاوے کہ جس سال بالکل بارش نہ ہووے تو کم سے کم کوئی جمع وہاں سے وصول نہیں ہو سکتی۔ ہم بہت تعجب کرتے ہیں کہ موضع ساڈھورہ خورد دیہہ نہری چاہی موضع پوٹھ خورد نہری علی ہذا القیاس موضع مہم پورہ جہاں گیارہ ایکڑ فیصدی آبی مزروعہ پر موضع کھوڑ پنجاب جہاں 15 ایکڑ فیصدی آبی اور اوجوہ جہاں گیارہ ایکڑ فیصدی آبی ہے اور علی ہذا القیاس چاند پور وغیرہ ایسے بہت دیہات ہیں تخفیف جمع ہوئی اور موضع مجاہد پور جہاں 19 ایکڑ

COPYRIGHT

فیصدی آبی مزروعہ پر اور بختاور پور پرگنہ شمال اور موضع آبی اور دریاپور پرگنہ جنوب اور اس قسم کے دیہات میں کچھ تخفیف نہیں ہوئی۔ جن کی آبی بہت کم ہے ان سے جہاں تخفیف ہوئی ہم کو یاد ہے کہ خود صاحبانِ بورڈ رونیو کی ہدایت تھی کہ سابق کی جمعیں بہتیرے دیہات میں کم زیاد ہیں گو کہ ایک قسم کے اور حیثیت کے ہیں تو مقصود سرکار کا مساوی قاعدہ پر سب کی جمع کرنی ہے کہ کمالِ انصاف سے سب رعایا ایک طرح پر رہے اور تشخیصِ مذکور اسی طرح پر کی گئی تھی۔ کچھ تعجب نہیں کہ اس قسمِ تخفیف غیر ترتیبی سے اکثر ان لوگوں کو گراں معلوم ہوگا جن سے اچھے گاؤں والوں کو تخفیف ہوئی اور انھیں نہ ہوئی اور انجام کار باعث نقصان سرکار ہووے واقف کار مال کے کام کسی اور ماہر اس علاقہ کے جو اس حال کو سنتے ہیں تعجب کرتے ہیں کہ چاند پور میں تخفیف ہو اور مجاہد پور میں نہیں۔ ہماری دانست میں نظر ثانی افسرانِ حال کو واسطے غور و تامل کے اس باب میں پر ضرور ہے اور یاد رکھنا چاہیے کہ نظر اوپر حال اور حیثیت دیہہ کے اور یہ کہ روپیہ کس طرح اس کا وصول ہوتا رہتا ہے بہت زیادہ ملحوظ رکھنی چاہیے نہ نظر اوپر جمع گزشتہ پیوستہ کے۔ فقط الراقم م

باہتمام پنڈت موتی لعل پرنٹر و پبلشر چھاپہ ہوا

COPYRIGHT